ओ३म्

شاستر ارتھ اجمیر

جو کہ

جین پنڈت شری گوپال داس جی وریا اور شری سوامی درشنانند جی سرستی

کے مابین

۳۰ جون ۱۹۱۳ء کو

مقام - گودھوں کی نسیان میں ہوا

1709

جسکو

پنڈت نرسنگھ شرما جی شاستری

آنریری پرچارک درشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن لاہور نے

اردو میں

آریہ دیوان شری مہاشہ اودھو بہاری لال جی تھروان

نواسی کے دان سے

ویدک دھرم پرچارارتھ

یونیورسل پریس لاہور میں باہتمام بابو غلام قادر پرنٹر چھپا۔

خاص نوٹس

یہ ہر فرد بشر جانتا ہی ہے۔ کہ عیسائی صاحبان کروڑوں روپیہ اپنے ملک سے لا کر اپنے دھرم
کے پرچار کی خاطر غیر ملکوں میں صرف کرتے ہیں۔ جن سے سستے قیمتی ٹریکٹ ہر زبان میں چھپا لوگوں
میں مفت تقسیم کرا اپنا دھرم پھیلاتے ہیں۔ اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں اسی طریقہ
کو بہتر سمجھ شری سوامی درشنانند جی مرحوم نے اپنے بال بچوں کی پرورش کا خیال چھوڑ ویدک دھرم
پرچار کی دھن میں مستغرق ہو اپنی تمام جائداد ہی نہیں بلکہ اپنا تن من دھن ویدک دھرم پر وار
دیا۔ اپنی علمی لیاقت سے نعمت سے پُر ٹریکٹ بنا اور درشن شاستروں کے نایاب ترجمہ
کرا اور مفید جوابی کتابیں طیار کرا انکو اپنی گرہ سے چھپوا مفت یا کم قیمت میں تقسیم کر ویدک دھرم کو
پھیلایا۔ اور تقریری پرچار میں بھی کافی سے بڑھ کر حصہ لیا۔ اپنا تمام مال و زر اسمیں نیوچھاور کرتے
کرتے لوگوں کو آریہ دھرم پرچار کی خاطر دھن سے امداد دینے پر مائل کر لیا۔ آپکی زندگی میں کئی
آریہ بھائیوں نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ لاکھوں ٹریکٹ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ سیکڑوں مباحثے
کئے۔ ہزاروں کے خیالات ویدک دھرمی ہوئے۔ سیکڑوں ویدک دھرم میں شامل ہوئے۔ پچاسوں
دھرم چھوڑنے سے بچے۔ ان کے ٹریکٹوں نے کروڑوں انسانوں کے کانوں تک ویدک دھرم کا ناد پہنچایا جن
لوگوں نے ایک دفعہ انکی تصانیف کا مطالعہ کیا وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہو گئے۔ انکی قابلیت و ویدک دھرم
کی واقفیت کا ثانی ملنا محال ہے۔ آپ کے ایک ایک ٹریکٹ میں وہ علمی خزاین بھرے پڑے
ہیں جنکی نظیر دنیا میں لا مثال ہے۔ آپنے تمام زندگی میں تجربہ کر آخری وقت نصیحت کی۔ کہ ویدک
دھرم کی بہتری کی خاطر انکے ٹریکٹوں کا پرچار بند نہ ہو۔ ہر زبان میں چھپ کر بچے بچے کے ہاتھوں میں پہنچائے جاویں
سچی لگن میں پران ارپن کرنیوالے سوامی کی وصیت اور دھرم پریم رکھنے والے آریہ بھائیوں کا فرض تھا۔ کہ اس طرف
توجہ دیتے۔ اور انکے ٹریکٹوں کو ہر زبان میں چھپوانیکی کوشش کرتے۔ مگر یہاں تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ سوامی کا
پرچار کیسا وچار۔ جو بھائی سوامی کی زندگی میں اسطرف رغبت دکھلاتے تھے۔ اب وہ خاموش ہیں۔
شاید اسطرف دھن لگانا معیوب سمجھنے لگے۔ سکولوں کالجوں شہرت کے کاموں میں لاکھوں لگانیکے لئے طیار۔ مگر دھرم پرچار
یا ٹریکٹ پرچار مشن کو کوڑی دینے سے تکرار۔ بعض لوگ خیال کرتے ہونگے کہ جب درشنانند ٹریکٹ
پرچارک مشن طیار ہو گیا۔ اب امداد کی کیا ضرورت ہے۔ بھولے بھالے بھائیوں کو یہ معلوم نہیں کہ اسکے کام میں [illegible]
کا خزانہ بھی تھوڑا ہے۔ جوشی کی جا [illegible] عیسائی وغیرہ اپنے مشنوں کو کروڑوں کی امداد دیں۔
اور آریہ بھائی نام تک نہ لیں پھر مقابلہ ہو تو کیسے۔ غریب مشن اپنی طاقت سے ہر زبان میں کہاں تک ٹریکٹ چھپوائے۔
جن پرمی سجنوں کے دلمیں ہمارے خون جوش مارتا ہے اور لیکچروں پر پیار کرتے ہیں تو اپنی گاڑھی نیک کمائی
میں سے چند روپیہ مشن کو پیش کرتے ہیں۔ یا پریم جوشی کو کہیں اپنا روپیہ بھیجتے ہیں۔ تو فوراً آپ
کے روبرو ٹریکٹ چھپوا پیش کرتا ہے۔ اب خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ کہ کچھ لوگوں کی رغبت اسطرف
ہونے لگی ہے۔ جیسے کہ دھرم پریم سے پریرت ہو لائلپور کے شرمان آریہ دیوان مہاشہ اودھ بہاری لعل جی
ہمدردان قوم نے ... روپیہ اس ٹریکٹ کیلئے بھیجے جو شکریہ کے ساتھ وصول کر انکے نام سے
ٹریکٹ چھپوا آپکے پیش کیا گیا۔ اگر ایسے ہی تمام بھائی اپنا فرض سمجھ تھوڑا تھوڑا سہارا دیں تو یہ مشن
ہر زبان میں ٹریکٹ چھپوا ویدک دھرم پرچار کیلئے طیار ہے۔ اور کرتا رہیگا۔ آپ اپنا فرض محسوس کیجیئے۔

ویدک دھرم کا سیوک

مینیجر درشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن لاہور

ओ३म्

تمہید

شاستروں میں کہا گیا ہے۔ کہ جب جب ادہرم کی ترقی اور دہرم کا تنزل ہوتا ہے۔ تب تب اس پرم دیالو پرماتما کی پریرنا سے جیو ونکو ادہرم سے بچا ستیہ مارگ پر چلانیکے لئے کسی نہ کسی مہان آتما کا جنم ہوتا ہے۔ اس ہی اصول کے مطابق جب ہندوستان میں یگیہ وغیرہ کے اندر جانوروں کا بلی دان یعنے قربانی ہونے لگی تھی تب ایک مہان آتما بدہ دیو کا جنم ہوا تھا۔ جنہوں نے महात्मा पायेन भूतेषु दयां कुर्वंति साधवः "سادہو مہاتما دہ ہیں جو تمام جیووں پر اپنے جیسا سمجھ دیا کرتے ہیں" اس سدہانت کو مدنظر رکھ انسانونکو اس پاپ کرم سے بچنے کا اُپدیش دیا۔ اُنکے پیرو (انو یائی) اس پنتھ پر چلنے والے بودہ نام سے مشہور ہوئے۔ اس مت میں جب تک ویدک سدہانتوں کی فضیلت رہی تب تک اس کی بڑی ترقی ہوئی۔ ہندوستان کے شاہی محلوں کے علاوہ تھاپو وغیرہ میں بھی اس مت نے قبضہ پالیا تھا۔ جین مت بھی اس ہی دہرم کی ایک شاخ ہے۔ جب ان متوں کے سدہانتوںمیں تبدیلی ہوئی۔ تو جگت کرتا پر برہم (دنیا کا بنانیوالا عالم کل الشعور) اور اسکے گیان وید سے بے مکھ ہو کر ان متونکے پیرو یہ کہنے لگے۔ کہ دنیا کا بنانیوالا کوئی نہیں ہے۔ یہ دنیا تو ایسے ہی چلی آرہی ہے اور ہمیشہ اسیطرح ہی چلی جائیگی۔ جیو آتما کے ساتھ راگ (خواہش) دویش (نفرت) اور اس سے پیدا شدہ کرموں کا بندھن انادی ہے۔ کرموں کے باعث یہ شریر گھٹتا بڑہتا رہتا ہے۔ یعنے افعال کردہ اسے جس یونی (قالب) میں لے جاتے ہیں تب ہی اتنا ہی بڑا یا چھوٹا ہو جاتا ہے۔ جب یہ راگ دویش کو نشٹ کر کرم کرنا بند کر دیتا ہے تب اسکی مکتی ہوتی ہے۔ مکت ہونے کی حالت میں یہ جیو آخری جس جسم سے نکلتا ہے اس سے کچھ ہی کم (اون پربان ऊर्ध्व गमनात्) انداز والا رہ جاتا ہے۔ نہ پھر گھٹ سکتا ہے۔ نہ بڑھ سکتا ہے۔ آخری جسم سے نکل کر باہر پڑے ہوئے جسم میں ایک اوردہو گامنی (اوپر کو جانے والی) شکتی کا اودے (طلوع) ہوتا ہے۔ جو اسکو اڑا کر ادہر کی طرف

لے جاتی ہے۔ اوپر کو اڑتا ہوا جیو (دہرم دردیہ) تک پہنچتا ہے۔ جسکے اوپر ڈبائی دو دیپ کے انداز کی ایک سدہ شِلا ہے۔ یعنے سنگ ہے۔ اُس شِلا کے ساتھ اس کا سر جا لگتا ہے۔ اور یہ ہمیشہ کیلئے وہاں ہی جاکر رہ جاتا ہے۔ ایسے ہی ان مکت جیو ونکا نام پرمیشر یہ خدا۔ گاڈ (GOD) دیو کہلاتا ہے۔ ان سے علاوہ کوئی دوسرا پرمیشور نہیں ہے * تب دوبارہ جیو ونکو ستیہ وید مارگ پر لانیکے لئے ایک مہاں آتما کے جنم کی ضرورت ہوئی اور بھگوان شنکر اچاریہ جی نے پیدا ہوکر (اوتیرن ہوکر) اس مذہب کی پرچنڈ اگنی کو شانت کردیا۔ مگر جب آگ نہایت تیز ہو جایا کرتی ہے۔ تب کل (ٹک) جلنے پر بھی اسکی چنگاریاں کہیں کہیں رہ جایا کرتی ہیں۔ جنکا کوڑے کرکٹ کو پاکر پھر روشن ہو (پرکاشیہ روپ میں) آنا ممکن ہو جایا کرتا ہے۔ جہالت کا پردہ پڑ جانیکے باعث جو ہندو جاتی کوڑے کرکٹ کے برابر ہو گئی تھی۔ اُس کے ایک خاص حصہ میں بشکل چنگاڑی کے رہ جانیوالے جین مت نے اب پھر روشن ہونے (پرکاشیہ روپ میں آنے) کا حوصلہ کیا ہے ؛

جب سے جگت وندیہ مہرشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی کرپا سے دیش میں پھر جاگرتی (جگاوٹ) کا سنچار ہوا ہے۔ تب سے ہر ایک جاتی اور مت والوں میں ڈھونڈ بھال کر اپنی پرانی مان مریادا (عزت) کو دوبارہ حاصل کرنے کی خواہش ہونے لگی ہے جین مت والوں نے اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے دینا اُچت نہ سمجھا !

"हस्तिना पीड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैन मन्दिरम्" ہاتھی سے ضرب کھاتا ہوا بھی جین مندر میں نہ جاوے" آریہ سنتانوں میں اُنکے بزرگوں کی اس سابقہ رسم و رواج کو لا پرواہی دیکھ پچیس ۲۵ چھبیس تیس روپیوں کا لالچ دیکر برہمنوں سے ان مذکورہ انرگل (بے جوڑ) اسد ہانتوں کے پرچار کا انہوں نے کام لینا شروع کردیا ہے۔ ہے بھگون! کب ہمارے بھائیوں کی آنکھیں کھلیں گی! کب ہمارے بھارت ورش کا بھاگیہ اودے کا دن آئیگا۔ جب ہمارے اپنے کو ہندو نام سے مشہور کرنیوالے بھائی سوچینگے۔ کہ وہ کس طرح سے اُنکا اہت چاہنے والے۔ وید کے ماننے والے۔ اور

---

* شریمان سوامی درشنانند جی مہاراج نے جینیونکی کتنی جینیوں کا جیو وغیرہ کتنے ہی شرنکیتوں میں (انرگل غلط سد ہانتوں کا مکمل طور پر کھنڈن کیا ہے ؛

دلیسی وغیرہ دلیسیوں کے حملوں سے ویدک کی رکشا میں طیار رہنے والے آریہ بھائیوں کی تواد گیا (یعنی کہنا نہ ماننا) کرتے ہیں۔ اور اُن کلاکاروں کو اپنے مخالفوں کو عزت کے ساتھ اپنا بنائے ہوئے ہیں سے بھگوان ہمتی دیجیئے

ہمارے جینی بھائیوں نے اس ڈھنگ سے پوری کامیابی ہوتی نہ دیکھ۔ اپنی مشہوری بڑھانے اور اپنے دھرم مولک (شکیہ) سدھانتوں کے پرچار کے لئے اب کچھ دنوں سے ایک دوسرے طریقہ کا (ادھین) عمل کیا ہے۔ تھوڑے عرصہ سے اٹاوہ شہر میں ایک جین تتو پرکاشنی نامک سبھا کا جنم ہوا ہے۔ اس سبھا نے ٹھیک اسی طرح جیسے کہ ایک نیا کشتی باز مشہوری حاصل کرنیکے لئے کسی بڑے پہلوان سے کشتی مانگے۔ ویدک سدھانتوں پر وار کر آریہ سماج سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں اپنا کلیان سمجھا ہے۔ اس سبھا نے آریہ دھرم پر حملہ کرتے ہوئے کئی ٹریکٹ نکالے ہیں مگر جسطرح پہلوان لوگ نئے کھلاڑیوں کی ڈھٹائی کی طرف دھیان نہیں دیتے۔ ایسے ہی آریہ ودوان جینیوں کے اس کام کو اپیکشا (معمولی نظر) کی درشٹی سے دیکھتے رہے۔ جب روگ بہت بڑھتا ہوا نظر آیا۔ تب ٹھیک انکش لگا دینے کے موافق شری سوامی درشنانند جی نے جین ودوانوں سے ۲۰ سوال کئے۔ ان سوالوں کا جواب جینیوں کی طرف سے اٹاوہ کی جین تتو پرکاشنی سبھا کے سبھاسد شری دگوجے سنگھ جی نے دیا۔ انکے حوصلہ کو دیکھ مقامی جین بالکوں نے بھی ایک جین کمار نامی سوسائٹی قایم کر جین تتو پرکاشنی سبھا اٹاوہ کو اجمیر شہر میں بلایا۔ اور آریہ سماج سے شاستر ارتھ کرینگے" اس دھونی سے آسمان کو گونجا دیا۔

اتفاق سے اندر جاتے ہوئے شری مان سوامی درشنانند جی مہاراج کا اجمیر شہر میں ٹھیرنا ہو گیا۔ سماجک لوگوں نے دگوجے سنگھ جی کے دئے ہوئے جواب سوامی جی کو دکھلائے۔ سوامی جی نے ان سوالوں کی آلوچنا (مکرر نظر) اپنے جین مت سمیکشا نامی کتاب شایع کر ایک مہینہ کی مہلت پر شاستر ارتھ کرنیکے لئے گھوشنا پتر (چیلنج) شایع کر دیا۔ جین عالموں نے "ایشور سرشٹی کا کرتا نہیں ہے" اس وشے پر ویاکھیان دئے جن سے وچارشیل شروتاؤں کے سدھانتوں میں گڑبڑ ہونے لگی۔ اور انیک بھدر پُرش جگیاسو بھاو سے (بغرض تحقیقات) شری سوامی جی مہاراج کے پاس اپنی شنکاؤں کو مٹانے کی غرض سے آنے لگے۔ آریہ سماج دھرم جگیاسوؤں (متلاشیان دھرم) کی سیوا کرنے کے لئے ہمیشہ طیار رہتا ہے۔ غرضیکہ آریہ سماج کے منتری جی نے لیکچروں کا انتظام کر جینیوں کے دلائل کی تردید کرانی شروع کر دی۔ اور جواب الجواب میں دونوں طرف سے اشتہار

لگانے لگے۔ دونوں طرف کے لیکچروں میں دہرم کے متلاشیان ہزاروں کی تعداد میں موجود ہونے لگے۔ ہمارے جینی بھائیوں نے سینکڑوں جنیو تکو آریہ سماج میں آتے اور شکشت ہوتے دیکھ کر دل میں رشک اٹھنے دیکھ کر چال سے کام لینا شروع کیا۔ تاریخ ۲۹ر جون ۱۹۱۲ء کی رات کو ۱۱ بجے جب انکے یہاں لیکچر ختم ہوا۔ تب انہوں نے ایک نوٹس نکالا کہ ایک ہی دو روز میں شاستر ارتھ کر لیا جاوے۔ اگر آریہ سماج طیار نہیں۔ تو اس کی ہار سمجھی جاویگی۔ جینی بھائیوں نے سمجھا تھا۔ کہ ۲۹ر جون تو ختم ہو ہی چکی۔ ۳۰ تاریخ کا اتوار ہے۔ کہیں نوٹس نہ چھپ سکیگا پہلی جولائی کو ہم چلے ہی جاوینگے۔ بس شاستر ارتھ سے سہج میں ہی پیچھا چھوٹ جاویگا۔ اور آریہ سماج کی ہار کی ہوائیاں اڑ جاوینگی۔ مگر یہاں کیا تھا۔ ویدک پریس کے کام کرنیوالے ملازمان نے صبح ہوتے ہی ۷ بجے نوٹس نکال دیا۔ کہ شاستر ارتھ منظور ہے۔ وقت جگہ۔ مضمون۔ مدھیستھ وغیرہ کا انتظام کیا جاوے کا جینی بھائیوں نے بڑی پھرتی کی۔ اور دو گھنٹے بعد یعنی ½ 9 بجے ہی چٹھی بھیجکر اطلاع دے دی۔ کہ آج ہی دوپہر کے دو بجے شاستر ارتھ کے لئے گوودوں کی سبھا میں آ جاویں۔ اگرچہ جگہ دور تھی دوپہر کی دھوپ بھی تیز تھی۔ اور ہزاروں لوگوں کا ایسی گرمی میں جمع ہونا فکر کی بات تھی۔ مگر سوامی جی نے شاستر ارتھ کرنا منظور کر ہی لیا۔ اور ڈیڑہ بجے ہی وہاں پہنچ گئے۔ تب دو بجنے میں پانچ منٹ باقی رہ گئے۔ تب منتری سوامی جی کو مقررہ جگہ پر بٹھلایا گیا۔ شاستر ارتھ زبانی ہو یا تحریری۔ اس رد و کد میں ہی اڑہائی بج گئے۔ بار بار زور دینے پر بھی ہمارے جینی بھائی و اُن کے پنڈت جی مہاراج نے تحریری شاستر ارتھ کرنا منظور نہ کیا۔ تب سوامی جی نے وقت کو ٹلتا (گذرتا) ہوا دیکھ زبانی شاستر ارتھ کرنا ہی منظور کر لیا۔ اور ایک جینی مہاشے ہی کے (سبھا پتتو) زیر صدارت شاستر ارتھ کرنا شروع کر دیا ؞ ؞ ؞

شکریہ۔ آریہ دیوان شریان مہاشہ اددہ بہاری لعل جی ورما تحصیلدار نواشی نے دس روپیہ نقد اس ٹریکٹ کا اردو ترجمہ کر کے چھپوانے کیلئے ارسال کئے اور فرمایا کہ اسکی فروخت سے جو رقم وصول ہو اور اگر وہ کافی ہو تو اس سے نوین پراچین کا ویدانت کا ناگری ترجمہ کر شائع کیا جاوے۔ ورشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن لاہور یہ ٹریکٹ شکریہ کے ساتھ پیش کرتی ہے۔ مینیجر

ओ३म्

شاستر ارتھ اجمیر

(مقام گودھوں کی نسیاں)

(وقت - ۲ بجے دوپہر)

سبھاپتی سیٹھ تاراچندجی ڈگمبری

ودیاجی = پرشن = پدارتھوں (چیزوں) کا اودلشیہ لکشنوں سے نشچہ کیا جاتا ہے - سرشٹی کے بننے میں الیشور کا کرتو (عمل) کیا ہے؟ پرمانو یعنے ذرہ میں کریا (حرکت) اور سوریہ چندرما وغیرہ کی اشکال رہنے سے وہ اُن اُن شکلوں میں تبدیل ہو گئے - ایک جگہ سے دوسری جگہ میں جانے کا نام کریا ہے - جب پرمیشور سے کوئی جگہ خالی نہیں تب اس میں حرکت کس طرح ہو سکتی ہے - جس میں خود حرکت نہ ہو - وہ دوسرے کو حرکت کسطرح دے سکتا ہے - اگر یہ مانا جاوے کہ پرمیشور نے سرشٹی کی یعنے دنیا بنانیکی اچھا کی - اور پرمانوؤں کو سوریہ چندرماں کی اشکال میں بن جانے کا حکم دیا - اور وہ حکم پلتے ہی ان اشکال میں تبدیل ہو گئے - تو الیشور جیو میں کچھ فرق نہ رہیگا - ذروں میں بھی چیتنو (مدرک پن) یعنے حرکت آجاتی ہے - اگر پرماتما نے ایک ایک عنصر یعنے ذرہ کو اُٹھا اُٹھا کر جوڑا - تو پرماتما ساکار ہوا - اور ساکار ہوگا تو ایک دلیشی یعنے محدود ہوگا - اور اسکی سروویاپکتا جاتی رہیگی ؛

سوامی جی - جواب = کریاوان یعنے متحرک ہی کریا (حرکت) دے - یہ نیم نہیں ہے - چمک پتھر خود نہیں ہلتا - مگر لوہے کو ہلا دیتا ہے - اس سے ثابت ہوا - کہ کریا سے کریا پیدا نہیں ہوتی - بلکہ شکتی یعنے طاقت سے کریا پیدا ہوتی

ہے ۔ خواہش غیر حاصل چیز کی ہوا کرتی ہے ۔ کوئی چیز پرماتما کو غیر حاصل نہیں اسلئے پرماتما میں خواہش کا ہونا نہیں بن سکتا ۔ حرکت دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ایک خواہش کے مطابق (اِچھا پوروک) حرکت یعنے باارادہ حرکت ۔ دوسری نیم پوروک (قاعدہ میں) حرکت یعنے باقاعدہ حرکت ۔ باارادہ حرکت جیو کی ہوتی ہے ۔ اور وہ زیر قاعدہ یعنے نیم پوروک حرکت پرماتما کی ہوتی ہے ۔ ایشور میں حرکت سوابھاوک یعنے ذاتی ہے

"स्वाभाविकी ज्ञान बल क्रिया च"

سرشٹی یعنے دنیا میں ہر ایک حرکت زیر قاعدہ یا نیم پوروک ہو رہی ہے ۔ سوریہ چندرماں وغیرہ سب میں حرکت باقاعدہ ہے ۔ درخت وغیرہ کے ایک ایک پتے کے اندر نیم پوروک حرکت ہو رہی ہے ۔ جو اپنے نیامک یعنے قاعدہ باندھنے والے کی طرف اشارہ کراتی ہے ۔ سرشٹی اور جگت دونو شبد (لفظ) بھی اپنے بنانے والے کا نشانہ بتلاتے ہیں ۔ یا اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں ۔ سرشٹی وہ ہے ۔ جو بنائی گئی ہو ۔ اور جگت وہ ہے جو چلے ۔ نہ کوئی چیز اپنے آپ بن سکتی ہے ۔ نہ چل سکتی ہے ۔ عناصروں یا ذرات یا پرمانوؤں میں حرکت نہیں ہے ۔ اسلئے بنانے و چلانیوالا کوئی ضرور ہونا چاہئے ۔ اگر ذرات میں ذاتی حرکت ہوتی ۔ تو اُن کا اتفاق (اتحاد) میل نہیں ہو سکتا تھا ۔ کیونکہ ذاتی حرکت والے میں بھید یعنے تفاوت ہمیشہ بنا رہتا ہے ۔ جو ذرہ جس ذرہ سے جتنی دور پر جا رہا تھا ۔ اتنی ہی دور پر چلا جاتا ہے ۔ ذرات یعنے پرمانوؤں میں آکار یعنے شکل بھی نہیں ۔ ہر ایک کاریہ یعنے معلول میں تین چیزیں ہوتی ہیں ۔ ایک آکرتی یعنے شکل ۔ دوسرے ویکتی یعنے جسامت ۔ تیسرے جاتی یعنے نوعیت یا قسم ۔ مٹی میں اینٹ کی شکل نہیں ۔ نہ اینٹ میں مکان کی ۔ تب شکل کہاں سے آئی ۔ ہر ایک کہیگا ۔ کہ اینٹ کی شکل کمہار اور مکان کی شکل انجنیئر کے گیان سے آئی ۔ اس سے ثابت ہوا ۔ کہ آکرتی (شکل) کرتا یعنے فاعل کے گیان سے آتی ہے ۔ نیستی سے ہستی نہیں ہوا کرتی ۔ اُپادان (علت مادی) سے جسامت یعنے ویکتی آتی ہے ۔ ذاتی نتیہ ہے ۔ جگت آکار والا ہے ۔ جنیہ یعنے پیدا شدہ ہے ۔ ساکار پیدا شدہ یعنے جنیہ ہوتا ہے ۔ جیسے گھڑا

ساکار ہے۔ جنیہ یعنے پیداشدہ ہے۔ پرمانو (ذرّے) آکار والے نہیں۔ تب پرمانوؤں میں آکرتی یعنے شکل کہاں سے آئی؟

پرماتما نے حکم دیا۔ اور پرمانوؤں یعنے ذرات نے سُنا۔ یہ آریہ سماج کا دعوےٰ نہیں۔ پرماتما ایک ایک پدارتھ کو لیکر جوڑتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ یہ خرابی محدود (ایک دیشی) اور زوال پذیر (پری چھن) پدارتھ میں ہوتی ہے پرماتما سروویاپک ہے۔ جگت اُسکے اندر ہے۔ اندرونی پدارتھ میں حرکت دینے کے لئے ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اعضاؤں کی ضرورت نہیں۔ اس ہی لئے کہا گیا تھا کہ "अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः"

ارتھ۔ پرماتما کے ہاتھ پیر نہیں مگر چلتا اور پکڑتا ہے۔ آنکھ۔ کان نہیں مگر دیکھتا و سنتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ یعنے سب طاقت رکھتا ہے۔ مترجم

شریر کے زخموں کو بھرنے کے لئے جو خون آتا ہے۔ اُسے کون ہاتھ سے کھینچ کر لاتا ہے؟ کونسا ہاتھ کھینچکر لاتا ہے؟

وِرِیاجی = چمک پتھر میں کشش آکرشن نتیہ ہے۔ ذرہ نتیہ ہے۔ ایشور بھی نتیہ ہے۔ اس لئے ایشور سے دی ہوئی یعنے ایشور پردت حرکت نتیہ ہی رہنی چاہیئے۔ سرشٹی نتیہ رہنی چاہیئے۔ سرشٹی اور پرلے دو وِرودھ باتیں ہیں۔ ایک حرکت سے سینوگ (اتحاد یا میلاپ) اور دیوگ (علیحدگی یا نفاق) دو مخالف صفات کس طرح ہو سکتے ہیں۔ درویہ (جوہر) گُن وان یعنے مجموعہ صفات ہے سینوگ دیوگ میں گُن یعنے صفات ہونے چاہئیں۔ نیائے شاستر کا سدہانت ہے۔ کہ کسی درویہ یعنے جوہر کی اُتپتی (پیدائش) اور ناش (موت) نہیں ہوتی۔ تب سرشٹی کا ناش ہو کر پرلے کیونکر ہو سکتی ہے؟

کاریہ یعنے معلول خرابی والا یعنے بیہچاری ہوتا ہے۔ کوئی فاعل سے پیدا ہوتا ہے۔ کوئی بنا فاعل کے۔ جو چنا وغیرہ کھیت میں بونے سے ہوتے ہیں۔ مگر گھاس پھوس جڑی بوٹی وغیرہ بنا فاعل کے خود بخود ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ کہنا بھی ٹھیک نہیں۔ کہ سرشٹی میں کاریہ نیم پوروک (باقاعدہ) ہی ہوتے ہیں۔ کسی آدمی کو اندری (حواس) سے رہت دیکھتے ہیں۔ اور کسی کو اندری والا۔

کوئی مالدار ہے تو کوئی غریب۔ کاریہ کارن یعنے علت ومعلول ۳ طرح کے ہوتے ہیں۔ کھشتر وتریک۔ کال وتریک۔ انوے وتریک ؛

سواتی جی : پرماتما کا سوبھاؤ یعنے خاصہ ہیئے شرتی کے آدھار پر یعنے وید کے مطابق حرکت بتلایا۔ نہ کہ سرشٹی رچنا۔ الیشور کی شکتی یعنے طاقت سے دی ہوئی حرکت نتیجہ ارتھات ہمیشہ رہنے والی ہے۔ سنیوگ اور دیوگ دو مختلف حرکات نہیں۔ بلکہ حرکت کے نتائج یعنے پھل ہیں۔ حرکت کے دو نتائج ہوتے ہیں۔ میل یعنے ملاپ یا سنیوگ اور علیحدگی یا ویوگ ؛ ایک گیند مشرق کی جانب پھینکی گئی۔ مگر دیوار سے لگ کر لوٹ آئی۔ اس ہی طرح جیووں کے کرم ہو وبھاگ (علیحدگی) سے سیوگ اور ویوگ ارتھات سرشٹی اور پرلے ہوتے ہیں۔ سنیوگ اور ویوگ گن یعنے صفات ہیں۔ لیکن گن یعنے صفات چار قسم کے ہوتے ہیں۔ سوابھاوک۔ نیمتک۔ اُتپادک۔ پاکج۔ کرتا یعنے فاعل کے فعل سے پیدا ہونیوالا گن یعنے صفات **پاکج** ہوتا ہے۔ نہ کوئی چیز پیدا ہوتی ہے۔ نہ ناش۔ کارن سے کاریہ روپ میں یعنے علت سے معلول کی شکل میں آنے کا نام **اُتپتی** یعنے پیدائش۔ اور کاریہ یعنے معلول کا اپنے کارن یعنے علت میں مل جانے یا لے ہو جانے کا نام **ناش** ہے ؛

گھاس جڑی بوٹی وغیرہ خود اُتپن نہیں ہوتیں۔ بلکہ جس طرح گھڑی کے فنر میں چابی دینے سے باقی پرزے چل اُٹھتے ہیں۔ اسی طرح اس پرتھوی رانبی گھڑی کے سوریہ روپی فنر میں الیشور کی شکتی پردت کریا سے یعنے الیشور کی طاقت کے ذریعہ دی ہوئی حرکت سے میگھ یعنے بادل بنتا ہے۔ بارش ہوتی ہے۔ گھاس وغیرہ پیدا ہوتی ہیں ؛

الیشور میں دو صفات ہیں۔ الیشور دیالو یعنے رحیم ہے اور نیائے کاری یعنے منصف یا عادل بھی ہے۔ اس لئے حرکت کے دو نتائج یا پھل ہیں۔ سرشٹی دو طرح کی ہے۔ ایک نیائے یعنے عدل وانصاف کی سرشٹی یعنے دُنیا۔ اور دوسرے دیا یعنے رحم کی سرشٹی یا پیدائش۔ **دیا کی سرشٹی** میں سوریہ۔ اگنی۔ وایو جل وغیرہ ہیں۔ جو الیشور جیووں پر دیا کر کے اون کے کلیان کے لئے دیتا ہے۔

اور آنکھ کان۔ دہن مال وغیرہ بنیاتے کی سرشٹی یعنے انصاف کی سرشٹی ہے۔ جو ایشور بنیائے کر کے جس جیو کے جیسے کرم یعنے اعمال ہیں۔ اوس کو اُس ہی طرح کم وبیش کر دیتا ہے ؛

پرماتما میں وتریک (امتیاز تفریق) نہیں۔ پرماتما کے لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فلان دیش میں ہے۔ فلان مقام میں نہیں۔ فلاں وقت میں تھا۔ فلاں وقت میں نہیں تھا۔ نہ یہ ہی کہ فلاں چیز کے ہونے سے پرماتما ہوتا ہے۔ اور اسکے نشٹ ہوجانے پر نشٹ ہوجاتا ہے ؛

ورنیا جی۔ گیند کے لوٹنے کی حرکت پھینکنے والے کی نہیں۔ بلکہ وہ حرکت دیوار سے پیدا ہوئی۔ اور ٹکر لگنا اُسکا ہیتو کارن یا ایک باعث ہوا۔ جب پرمانو ہمت ملنے سے گتی شیل یعنے متحرک ہوتے ہیں۔ وے خود گتی وان یعنے متحرک نہیں۔ جب ایشور انادی ہے۔ تو اس کی سوابھاوک کریا یعنے ذاتی فعل سے حرکت ملنے کے باعث سرشٹی ہمیشہ رہنی چاہئے۔ اور اسلئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کبھی پیدا ہوئی۔ آیتن ہونا دبھاؤ یعنے غیر خاصہ کہا جائیگا۔ سوبھاؤ یعنے ذاتی خاصہ نہیں۔ اس لئے سرشٹی انادی ہے ؛

سوامی جی۔ پنڈت جی نے ابھی کہا تھا۔ کہ کریا وان یعنے متحرک ہی حرکت دے سکتا ہے۔ اب یہ کہنا کہ گیند کے لوٹنے کی حرکت دیوار سے پیدا ہوئی۔ (वदतो व्याघात) "ودتو ویاگھات" یعنے اپنے قول کو خود ہی رد کرنا ہے جب غیر متحرک چیز سے حرکت نہیں آسکتی۔ تو دیوار سے حرکت کیوں کر آئی؟ ایشور نتیہ ہے۔ اسکی کریا یعنے حرکت بھی نتیہ ہے۔ سیوگ اور ویوگ دو کریا ئیں نہیں۔ میں پہلے بتلا چکا ہوں کہ ایک ہی کریا یعنے حرکت کے سنیوگ اور ویوگ دو پھل ہیں۔ ایک ہی بادر انجن سے نکلی ہوئی حرکت جدی جدی مشینوں میں جا کر علیحدہ علیحدہ کام کرتی ہے۔ کہیں کاٹتی ہے۔ کہیں جوڑتی ہے۔ اس ہی طرح دیوک کریا یعنے ایشور پرنت حرکت ایک ہے۔ مگر جیووں کے کرموں کے دیودہان (تعلقات) سے ہونے والی سرشٹی اور پرلے کے باعث مختلف نتائج والی جان پڑتی ہے۔ جن ذرات کا میل ہوگا۔ ان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ

ان کی علیحدگی بھی ہو۔ اسلئے سرشٹی کے بعد پرلے اور پرلے کے بعد سرشٹی ہوتی چلی آئی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ سرشٹی کبھی اتپن ہوئی۔ سرشٹی ایسے ہی چلی آئی ہے اور ایسے ہی چلی جاویگی" جینیوں کے اس کتھن سے سرشٹی کی پیدائش ثابت ہوتی ہے۔ سرشٹی (ساویب) مرکب چیزوں کا مجموعہ ہے۔ ساویب پدارتھوں کی چھ اوستھائیں یعنے حالتیں صاف دیکھی جاتی ہیں۔ کہ ...... जायते वर्धते विपरिणमते " ہر ایک مرکب چیز پہلے پیدا ہوتی ہے۔ یعنے کارن سے کاریہ روپ میں آتی ہے یا علت سے معلول میں آتی ہے۔ پھر بڑھتی ہے۔ پھر اوسکی حالت میں تبدیلی ہوتی ہے۔ یعنے تبدیل ہونا تیسرا وکار یا تیسری حالت ہے۔ جب سرشٹی پری نمن شیل (قابل تبدیل) ہے۔ تو اوسکی پہلی دو حالتیں بھی ویسی ہی (لازمی) ہیں۔ یہ جینتو سے یعنے پیدائش سے رہت نہیں ہو سکتیں۔ کیا معترض یعنے وادی کوئی ایسی مثال (اداہرن) دے سکتا ہے۔ کہ کوئی چیز پری نمن شیل یعنے حالتیں بدلتی تو ہو۔ مگر اوسکی پیدائش نہ ہوئی ہو یعنے جینتو نہ ہو۔

ورنی جی - میں وشیانتر یعنے دوسرے مضمون میں نہیں جانا چاہتا۔ ایک ایک وشے کا نرنے (فیصلہ) کرونگا۔ میرا سوال یہ ہے۔ کہ الیغور کا سبھاؤ نتیہ ہے۔ اور سوبھاؤ میں **وچھید یعنے فرق ہو نہیں سکتا**۔ اسلئے سرشٹی ہمیشہ ہی رہنی چاہئے۔ اگنی کا سوبھاؤ جلانا ہے۔ وہ ہمیشہ بنا رہتا ہے۔ اس میں وچھید (کمی) نہیں ہوتا۔

سوامی جی - میں مضمون سے باہر نہیں جاتا۔ آپ نے سرشٹی کے اتپن ہونے کے وشے میں کہا تھا۔ اس کا میں نے دلیل سے اتر دیا ہے۔ دلیل دینا درشٹانت دینا اور مانگنا وشیانتر میں جانا یعنے مضمون سے باہر جانا نہیں۔ سرشٹی بھی یہ آریہ سماج کا سدھانت نہیں۔ آریہ سماج سرشٹی کو پرواہ سے انادی مانتا ہے۔ اور انادی چیز بنا ہیتو یا سبب کے نہیں ہوتی۔ جیسے سوریہ کے بغیر رات دن نہیں ہوتے۔ اسی طرح سرشٹی اور پرلے کا ہیتو یا باعث الیشور ہے۔

سرشٹی اور پرلے یہ سوبھاؤ میں وچھید (فرق) نہیں۔ بلکہ یہ حرکت کے دو پھل ہیں۔ جو جیوونکے کرموں کے ہیودہان یا میل سے ہوتے ہیں۔ سوریہ کی ایک حرکت گرمی دیتا ہے۔ مگر جس کا مزاج گرم ہے۔ اوس کو اوس سے دکھ ہوتا ہے۔ اور جس کا مزاج ٹھنڈا ہے۔ اوسکو سکھ معلوم ہے؛

ورتیا جی۔ جب ایشور کا سوبھاؤ کریا یعنے حرکت دینا ہے۔ تو کریا ہمیشہ بنی رہنی چاہیئے۔ ایشور ہردت کریا کو یعنے ایشور سے دیگئی حرکت کو جیو روک نہیں سکتا۔ اگر روک دے تو وہ ایشور سے طاقتور ہوگیا؛

سوامی جی۔ انسان چیزونکی حرکت کو بدلتا ہے۔ روکتا نہیں سوریہ کی کرن ہر روز نکلتی ہے۔ کوئی اونکو روک نہیں سکتا۔ پانی کے تیز بہاؤ کو انسان پتھر وغیرہ لگاکر بدل دیتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ کسی نے پانی کے بہاؤ کو روک دیا۔ بدلنا بھی تو حرکت ہے۔ جیو ایشور کی پرجا ہے نہ کہ پرتی پکشی (شریک یا مخالف)۔ پاپ یعنے نیکی بدی کرتی ہوئی رعایا راجہ کی شترو یعنے دشمن نہیں ہوتی۔ پرلے میں بھی ایک لمحہ بھر حرکت نہیں بند ہوتی؛

ورتیا جی۔ پرلے میں کریا یعنے حرکت نہیں رہتی۔ سرشٹی میں بھی دیوار وغیرہ کو قایم دیکھتے ہیں۔ کریا یعنے حرکت اگر سوابھاوک یعنے ذاتی خاصہ ہے۔ تو کہاں چلی جاتی ہے؛

سوامی جی۔ ستیہ کے لیئے درشٹانت ہوتا ہے۔ جیو کا سوابھاوک گیان نتیہ ہے یعنے ہمیشہ رہنے والا ہے۔ سشپتی میں گیان کہاں چلا جاتا ہے۔ سشپتی میں کریا ہی نشٹ ہوتی ہے۔ سشپتی میں حرکت اندرونی رہتی ہے۔ جاگنے کی حالت میں باہری۔ پرمانو پرلے میں ٹوٹتے ہیں۔ دیوار وغیرہ میں پرمانو پرتیکش میں ٹوٹتے رہتے ہیں۔ سوبھاؤ روپانتر یعنے دوسرے روپ میں ہوتا ہے۔ یہ روپانتر حرکت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ سب پدارتھوں میں کریا (تبدیلی) ہوتی رہتی ہے بننا و بگڑنا دونوں سوبھاؤ نہیں ہیں جیو آتما دن میں سگیان یعنے گیان کے ساتھ یا علم والا ہوتا ہے۔ رات کو گیان یا علم رہت۔ مگر یہ سوبھاؤ میں بھید یا فرق کہلاتا ہے۔ روشنی شیشہ کے رنگوں کے موافق تبدیل ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ روشنی

بھاوکار یا تبدیلی نہیں ÷

ورنیاجی = جیو کا گیان اشدھ اپستھا (ناپاک حالت) کے باعث وبھاؤ ہوگیا۔ سوبھاؤ نہیں رہا۔ مگر ایشور کا وبھاؤ نہیں ہوتا یعنے الٹ خیال یا وروده بھاؤ نہیں ہوتا۔ پرلے اور سرشٹی میں حرکت ایک سی رہتی ہے۔ کریا یعنے حرکت متبدل نہیں یعنے تبدیل ہونیوالی یا پری نمن شیل نہیں۔ کیونکہ سوبھاؤ یعنے ذاتی خاصہ ہے۔ اگر حرکت ہمیشہ نہیں رہتی۔ تو ایشور کی دی ہوئی نہیں ÷

سوامی جی = جیسے بھرم وغیرہ کی وجہ سے اشدھی آجاتی ہے وگرنہ۔
(۱) جیو میں اشدھی کیسے آئی (۲) کریا میں پھل کیسے آئے :
(۳) پرنام یعنے تبدیلی یا نتیجہ انادی کیسے ÷
اگنی میں گرمی و پانی میں سردی سوابھاوک ہے۔
کاریہ یعنے معلول انتیہ یا زوال پذیر ہوتا ہے۔ کریا یعنے حرکت انتیہ نہیں ہوتی گھڑی میں حرکت یا گھڑی کا چلنا کرنا پرورت یعنے فاعل سے دیا ہوا سوبھاؤ یا فعل ہے۔ پری نمن (یعنے تبدیل ہونا) آپ سب کا بتلاتے ہیں۔ مگر تبدیلی تغیر او کار ہے۔ قابل تبدیل یا پری نمن شیل چیزوں کے (जायते) و ([illegible]) پیدا ہونا و بڑھنا دکارن ہوتے ہیں۔ یعنے دو علت ہیں۔ جب قابل تبدیلی ہانو گے تو پیدا ہونا و بڑھنا بھی ماننا پڑیگا۔ پیدائش کے بغیر تبدیلی نہیں۔ کریا یعنے فعل کی شکتی نہیں بدلتی۔ بلکہ کاریہ یعنے معلول بدلتا ہے ÷
آپ ایک مثال تو دیجئے۔ جس میں تبدیلی یعنے پری نمن ہوا ہو مگر اس چیز کا پیدا ہونا ثابت نہ ہو ÷

ورنیاجی = سوبھاؤ یعنے خاصہ نتیہ یا ہمیشہ رہنے والا ہے۔ جب کریا یعنے حرکت ایشور کا سوبھاؤ ہے۔ تو سرشٹی کال میں جو سوریہ وغیرہ نظر آتے ہیں۔ وہ پرلے کے وقت کیوں نہیں رہتے ؟۔ آپ وشیانتر (دوسرے مضمون) میں جاتے ہیں ÷

سوامی جی = کریا کے پھل یعنے نتائج سنیوگ اور وبوگ یا ملاپ اور علیحدگی دونوں ہیں۔ سنیوگ سرشٹی یعنے پیدائش دنیا۔ اور ویوگ پرلے یا قیامت

ہے۔ سوابھاوک کریا یعنے ذاتی حرکت باقاعدہ ہوتی ہے۔ اور دیبی بھاوک کریا (یعنے غیر خاصہ جو ذاتی نہ ہو بلکہ عارضی ہو) ایسی حرکت حسب ارادہ یا اچھا پورک ہوتی ہے۔ سوریہ وغیرہ دیا کی سرشٹی ہیں۔ اور چکشو یا آنکھ کان وغیرہ بنائے یا انصان کی سرشٹی ہیں۔ درشٹانت یا مثال مانگنا مضمون سے باہر جانا نہیں ❖

وریا جی ۔ پرلے کے پرمانو یعنے ذرات ملائے جاوینگے تو سنستھتی یعنے قایم و ثابت ہو گئی۔ اگر کل پرمانوؤں میں کریا آگئی۔ تو پھر وے ملنے نہیں پاوینگے چمک پتھر لوہے کو کھینچتا ہی ہے۔ ہٹاتا نہیں۔ اگر کوئی زور دار ہٹا دے۔ تو وہ اس کا کاریہ یا کام شمار ہوگا یا کہا جائیگا۔ سنیوگ اور ویوگ ایک حرکت سے نہیں ہوتے۔ ویوگ دہان یعنے کمی آنے پر ویوگ ہوتا ہے ❖

سوامی جی ۔ واہ اُداہرن یا مثال تو دی آپ نے چمک پتھر کی۔ مثال گئی یعنے حرکت کی نہیں مانگی گئی بلکہ مثال اس بات کی مانگی گئی ہے۔ کہ کوئی چیز ایسی نہیں۔ جو جنیہ یعنے پیدائش سے مبرا ہو اور قابل تبدیلی ہو۔ چمک پتھر اس کی مثال نہیں۔ تبدیلی نتیہ ہمیشہ رہنے والے پدارتھوں میں ہوتی ہی نہیں۔ پانی کی حرکت کو پتھر روکتا نہیں۔ اسلئے پتھر زور دار نہیں ہو سکتا۔ کوئی چیز پیدا شدہ نہ ہو اور قابل تبدیلی ہو۔ اسکی مثال دیجئے ❖

وریا جی ۔ میں بہرا ہونیکے باعث سمجھ نہیں سکا (دوسرے نے بتلایا) سب چیزیں نتیہ ہیں۔ کوئی کبھی پیدا نہیں ہوا۔ کسی چیز کی پیدائش یا ناش یعنے فنا ہونا نیائے شاستر کے خلاف ہے۔ وستوؤں یا چیزوں کا روپانتر ہوتا ہے یعنے دوسری حالت ہو جاتا ہے۔ پرمیشور میں بھی وکار ہے۔ کبھی سرشٹی کو بناتا ہے۔ کبھی دنیا کو بگاڑتا ہے۔ پرشن میرا یہ ہے۔ کہ اگر پرمیشور نے سوبھاو سے کریا یعنے حرکت دی۔ تو بھی پھر کریا یعنے حرکت دی ہوئی چیزوں میں سنیوگ یا ملاپ نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ تو ایک ہی طرف دوڑتے چلے جانے چاہئیں ❖

سوامی جی ۔ ایشور سروویاپک ہے۔ سب پدارتھ اسکے اندر ہیں اندر کے پدارتھوں میں دشا بھید یعنے تمیز اطراف نہیں۔ ایک طرف سے حرکت نہیں دی جا سکتی۔ روپانتر پرتی پتی (रूपान्तर प्रतिपत्ति) پرنام ہے۔ یعنے

شکل میں تبدیلی ہونے کو پرینام کہتے ہیں اور اویوانتر پرتی پتی (अवयवान्तर प्रतिपत्ति) وکار ہے یعنی اجزاؤں میں کمی بیشی ہونا وکار کہلاتا ہے۔ پرکرتی اوستھا ہے۔ درویہ نہیں۔ ایشور میں روپ نہیں اسلئے روپانتر نہیں ؛

ودیاجی ۔ ایک سوبھاؤ کے دو مخالف صفات نہیں ہو سکتے۔ ایشور اکھنڈ ہے۔ جس کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ ایک کریا کی دونوں طرف سے حرکت نہیں۔ کیا دونوں ہاتھوں سے پرماتما حرکت دیتا ہے ؟ ؛

سوامی جی ۔ اندر کی حرکت کے لئے یہ نیم نہیں ہے۔ زخم کے بھرنے کے لئے کسی اندری یا حواس کی ضرورت نہیں۔ پیٹ میں مل یعنی گندگی ہے۔ مگر بدبو نہیں معلوم دیتی۔ پرماتما وبھو ہے یعنی اندر باہر سب جگہ موجود ہے۔ اس میں طرف (دشا) کا فرق نہیں ہو سکتا۔ یہ خرابی پریچھن (زوال پذیر) میں ہو سکتی ہے۔ ایشور آپ نے پرینامی بتلایا تھا۔ اب اکھنڈ بتلایا۔ پرینامی کی شکتی بدلی یعنی غیر متبدل تبدیل ہو گیا تو کھنڈ یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اکھنڈ یعنی جسکے ٹکڑے نہ ہو سکیں) کیسے رہا۔ اکھنڈ کو اگر پرینامی کہو۔ تو آپ ایشور کے سوروپ کو ہی نہیں سمجھے۔ سوروپ کو سمجھے بنا۔ اسکے گن کا خیال کسطرح ہو سکتا ہے جب ایشور کو اکھنڈ بتلاتے ہو۔ تو جنیہ یعنی پیدا شدہ چیز کے لئے مانگی ہوئی مثال میں اسکا اُداہرن نفی کے برابر ہے ؛

ودیاجی ۔ سوبھاؤ ایک سا ہوتا ہے۔ حرکت بھی ایک جیسی ہونی چاہیے اندر کی حرکتوں میں بھی مخالف اطراف میں حرکتیں نہیں ہو سکتیں یعنی مخالف اطراف میں حرکت نہیں ہو سکتی۔ اکھنڈ اور پرینامی میں اختلاف نہیں۔ اکھنڈ اوسے کہتے ہیں جس کا کھنڈ یعنی ٹکڑا نہ ہو۔ روپانتر یعنی دوسری شکل میں پرینام ہوتا ہے اُسے کھنڈ نہیں کہا جا سکتا۔ جیوبھی کبھی گھوڑا ہوتا ہے۔ کبھی چیونٹی ہوتا ہے۔ چیونٹی سے گھوڑا ہونا جو کار روپانتر یعنی تبدیلی شکل ہونا ثابت کرتا ہے۔ نہ کہ کھنڈ یعنی ٹکڑے ہونا۔ میرا سوال جوں کا توں ہی رہا ہے کہ مختلف اطراف میں ایک حرکت نہیں ہو سکتی

سوامی جی ۔ اندرونی حرکت چکر دار ہوتی ہے۔ اس میں دشا بھید نہیں درشٹانت سے اپنے قول کو ثابت کیجئے۔

گھوڑا ہاتھی چیونٹی وغیرہ کی دیہہ یعنی کمنز دیہہ ہے۔ گھوڑا وغیرہ جسم بنتا ہے۔ نہ کہ جیو آتما۔ ایک آدمی جو محل میں بیٹھا ہوا ہے۔ اسے اگر جیل خانہ میں بٹھلا دیا جاوے۔ تو اوسکی اوستھا یعنی حالت میں فرق ہو جاویگا نہ کہ اوسکے جیو میں۔ شریر اور جیو ایک نہیں۔ شریر مکان ہے۔ جیو مکین۔ مکان بدلتا ہے۔ اسمیں بیٹھنے والا مکین نہیں بدلتا۔ ایک شخص جو بڑے بھاری کمرہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ اگر اوسکو ایک کوٹھری میں بٹھلا دیا جاوے۔ تو جیو کی شکل بدل گئی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ ہاتھی گھوڑا شریر میں (پرینمن) تبدیلی ہے۔ کسی چیز کی شکل آکاش کے نکل جانے سے بدلتی ہے۔ گیند کو دبایا۔ اسکے اندر سے آسمان نکل گیا۔ یعنی کچھ کم ہونے سے کھنڈن ہوتا ہے۔ جیو میں سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ اسلئے اسکا کھنڈن نہیں ہوتا۔ اسی واسطے جیو پرینامی نہیں یعنی غیر متبدل ہے۔ سوکشم یعنی لطیف میں کثیف یعنی ستھول کے گن نہیں آسکتے۔ لوہے میں اگنی آتی ہے۔ اگنی میں لوہا نہیں آتا۔ آگ میں پانی کی سردی نہیں آسکتی۔ مگر پانی میں آگ کی گرمی آتی ہے۔ اسلئے سوکشم پدارتھ میں ستھول کے گن نہیں آسکتے۔ جیو و پرماتما سوکشم ہیں چیتن سب سے سوکشم یعنی لطیف ہے۔ اسلئے اُن میں روپ یا شکل نہیں۔ جب روپ نہیں تو روپانتر کیسا ؟ ؛

وریاجی۔ ایک روپ سے دوسرے روپ یعنی شکل میں ہونا پرینام ہے۔ روپ کا ارتھ ورن نہیں بلکہ سوروپ ہے۔ جیو جب کرودھی ہوا تب اس کا روپ بدل گیا۔ جب کشما وان ہوا تب دوسرا روپ ہو گیا۔ یہ شریر کا روپ بدلنا نہیں کہا جا سکتا۔ جیو آتما کا روپ بدلتا ہے۔ اگر ایسا نہ مانا جاوے تو مردے شریر کا روپ کیوں نہیں بدلتا۔ اس واسطے اکھنڈ جیو میں بھی پرینام ہوتا ہے۔

آکاش سرو ویاپی ہے۔ نکل کہاں گیا۔ آکاش جہاں کا تہاں موجود ہے۔ ایک چیز دوسری چیز نہیں ہو سکتی۔ پرکرتی کے پرمانوؤں کا کبھی ناش نہیں ہوتا گھٹ آدمی میں نہ کوئی دوسری چیز آتی ہے۔ اور نہ جاتی ہے۔ ہمارے مت میں تو جیو ہی ایشور ہو جاتا ہے۔ اور ایشور ہی جیو ہو جاتا ہے ؛

سوامی جی - ریل میں بیٹھے ہوئے ہم روز مرہ کہا کرتے ہیں کہ اجمیر آگیا لاہور آگیا - آگرہ آگیا - مگر کیا درحقیقت یہ شہر آتے ہیں ؟ - نہیں - یہ قول یا کتھن اوپچارک پریوگ ہے - آکاش کا نکل جانا بھی اوپچارک پریوگ ہے یعنی تعلقات سے وہ بات کہنا جو دوسرے کے عمل سے تعلق رکھتی ہو - جب جیو ایشور ہو کر سدھ شِلا پر ہمیشہ کے لئے لٹکا رہا تو ایشور جیو کیونکر ہو سکتا ہے ؟

جیو ایشور ہو جاتا ہے - یہ خیال کمزور ہے - ایشور کہتے ہیں - ایشوریہ والے یعنی مالدار سب طاقت رکھنے والے کو - مگر جینیوں کا جیو تو ویت راگ ہوتا ہے - جسکے پاس کچھ نہ ہو - اوسے ویت راگ کہتے ہیں - جسکے پاس کچھ ہو ہی نہیں - اوسے ایشور کیسے کہہ سکتے ہیں ؟ - فقیر کو ایشور بتلانا عقلمندی نہیں - پرماتما واچک یعنی ایشور کے اظہار کے متعلق جتنے شبد ہیں - اونکے ارتھوں سے ویت راگ کا میل کبھی نہیں ہو سکتا - وشنو شبد کا ارتھ ہے کہ جو سب میں ویاپک ہو - ایک دیشی یعنی محدود نہ ہو - مگر جینیوں کا جیو حالت نجات (مکت اوستھا) میں شریر سے نکل کر (اوردھ گمن) اوپر کو جاتا ہوا شِلا سے جا کر لگ جاتا ہے - جس سے اُسکا ایک دیشی ہونا صاف ثابت ہے - جب ایک دیشی یعنی محدود ہوا - تو وشنو کیسے ؟ اس ہی طرح مہیش اور برہما وغیرہ کے شبدوں کا ارتھ کرنے سے ویت راگ کے لکشن نہیں ملتے - اگر ویت راگ جیو برہما - وشنو مہیش پرماتما واچیہ ایشور بن جاتا ہے - تو لفظی ترجمہ کے لکشن یعنی تعریف بتلاؤ - حرف کہنے سے کام نہیں چلتا ؟

ورنیا جی - (जीव चेतन लक्षणात्वं ॥ (गुण समुदायो द्रव्यम्) कारमाणा वर्गणाएं ॥ (पुद्गल स्पर्श रस रूप लक्षणात्वम्) ॥

ارتھ - ا - دردیہ یعنی جوہر مجموعہ صفات ہوتا ہے - چیتن صفات والا جیو ہے - سپرش یعنی لمس - ذائقہ - شکل لکشنوں والا پدگل ہے -

کارمان ورگنائیں ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں - راگ دویش وغیرہ سے جب کارمان ورگنائیں کھنچتی ہیں - تب کرم ہوتا ہے - اور سابقہ (پوروکت) کئے کرموں سے راگ دویش وغیرہ کا انادی سے سمبندھ ہے - (سبھاپتی یا میر مجلس نے روک دیا کہ مضمون سے باہر نہ جائیے -) تب وادی یعنی معترض نے سوال کیا - کہ ایشور سرشٹی کا

اُتپادک لیعنے پیدا کرنیوالا کیوں ہونا چاہیئے؟ ٭

سوامی جی۔ جگت اوسکو کہتے ہیں۔ جو چلے۔ سرشٹی اوسے کہتے ہیں جو بنائی گئی ہو۔ چلنا اور بنا کرنا یعنے حرکت سے ہوتا ہے۔ حرکت بنا فاعل کے ہوتی نہیں۔ اسلئے سرشٹی کا کرتا یعنے فاعل خود بخود ثابت ہے۔ فاعل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک سوابھاوک بطور خاصہ۔ دوسرا نیم پوروک بطور قاعدہ۔ ہر ایک چیز سینوگ یگت ہے۔ اِسلئے سینوگ کا دینے والا کرتا یعنے فاعل ہوگا۔ ہر ایک پھل پھول پتے چیز چیزوں میں جو بناوٹ یا صنعت ہے۔ وہ صانع یا باقاعدہ فعل کرنیوالے فاعل کا اظہار کرا رہی ہے۔ گرہن وغیرہ باقاعدہ لگتے ہیں۔ فعل کا فاعل بغیر چیتن یا درک رکہنے والے کے ہو نہیں سکتا۔ اسلئے ثابت ہے کہ سرشٹی کا کرتا چیتن ایشور ہے ٭

وِریاجی۔ فعل بنا فاعل کے نہیں ہوتا۔ یہ سوال ٹھیک نہیں۔ گھاس پھوس وغیرہ خود رو ہیں۔ اسے کوئی بوتا نہیں۔ حرکت سوبھاؤ سے ہے تو پرلے میں کیوں حرکت نہیں ہوتی۔ کتنے ہی فعل فاعل سے پیدا ہوتے ہیں۔ کتنے ہی بنا فاعل کے۔ جو چیتن کرتا سے پیدا ہوتے ہیں۔ گھاس پھوس بنا کرتا کے ٭

سوامی جی۔ پنڈت جی نے سرشٹی کرتا مان لیا۔ گھاس پھوس وغیرہ سوریہ کی آکرشن یعنے کشش ثقل اور پانی کے باعث سے ہوتے ہیں۔ یہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ بنا فاعل کی سرشٹی کا اُداہرن دیجیے۔ گھڑی بنا چلائے نہیں چلتی۔ ایشور کے سب کام قاعدہ کے اندر ہیں۔ اندر کی حرکت میں دشا بھید تفرلق سمت نہیں ہوتا لیکن وہ حرکت چکر میں ہوتا ہے۔ گرہن وغیرہ نیم پوروک کرتا کا اظہار کرا رہے ہیں اس کا آپ نے جواب نہیں دیا ٭

وِریاجی۔ مینے سرشٹی کرتا قبول نہیں کیا۔ مینے یہ کہا تہا۔ کہ کاریہ دو طرح سے ہوتے ہیں۔ ایک فاعل کے ذریعہ۔ دوسرے بنا فاعل کے۔ بنا چیتن کے بھی فاعل ہوسکتا ہے۔ جیسے سوریہ ٭

سوامی جی۔ ایک شے کی دو مختلف حرکات ہوسکتی ہیں۔ ایک جیو جسکے سوبھاؤ میں گرمی زیادہ ہے۔ اسکو سوریہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور جسکے سوبھاؤ میں گرمی کم ہے۔ سردی زیادہ ہے۔ اوسکو سُکھ ہوتا ہے۔ اسمیں سوریہ

کے دو کام نہیں۔ بلکہ جیو کے کرموں کے سوبھاؤ سے دکھ سکھ ہوتا ہے۔ اندر کی حرکت
کے لئے تفریق اطراف نہیں ہوتا جو جیکے سامنے آیا ملگیا۔ ہانڈی میں چاول پکتے ہیں۔
ایک دوسرے مل جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ چاول سب ایک ہی طرف کو جاتے ہیں۔
آگ کی حرکت سے چاول ملے۔ اسلئے آگ کا سوبھاؤ سنیوگ (ملانا) ویوگ (علیحدہ
کرنا) ہوا۔ آگ کی حرکت سوابھاوک ہے۔ ایشور باہر سے حرکت نہیں دیتا۔ وہ
آگ کے موافق اندر سے حرکت دیتا ہے۔ کیونکہ وہ پرمانو یعنے ذرہ ذرہ میں
دیاپت ارتھات موجود ہے۔ حرکت سنیوگ ویوگ میں رہتی ہے۔ حرکت جاتی نہیں
ہمیشہ بنی رہتی ہے۔ حرکت کے دو پھل صاف ظاہر ہیں۔ سوریہ کی ایک حرکت کے
دو پھل سکھ اور دکھ دونوں ہیں ؛

ودیارتھی جی۔ سکھ دکھ دینا سوریہ کا سوبھاؤ نہیں۔ اس کا سوبھاؤ
گرمی دینا ہے۔ اگنی کے پرمانو سب میں موجود ہیں۔ اسلئے وہ کھنڈ پدارتھ ہیں۔
کھنڈ پدارتھ کا اُداہرن اکھنڈ پرماتما میں نہیں گھٹ سکتا۔ سائنس بھی ایشور
کو سرشٹی کرتا نہیں مانتا۔ سائنس چیزوں کے سوبھاؤ سے سرشٹی مانتا ہے ؛

سوامی جی۔ سکھ اور دکھ اپنے سوبھاؤ انوسار پائے جاتے ہیں۔ سائنس
بھی ہر ایک چیز کا سبب مانتی ہے۔ جس سے سرشٹی کا ہیتو یعنے سبب پرماتما ثابت
ہوتا ہے۔ اگنی کی دلیل کمزور نہیں۔ مثال دھرم میں دی جاتی ہے۔ اگنی ذرّوں
میں موجود ہے۔ وہ چاروں طرف سے حرکت دیتی ہے۔ ایشور بھی سارے دیش
میں موجود ہے۔ دیگچے میں گرمی ایک دیشی نہیں۔ برہمانڈ میں پرماتما بھی ایک دیشی
نہیں۔ اسلئے اگنی کا اُداہرن بکھ یعنے کمزور نہیں۔ آپ دہان اور چاول کا درشٹانت
جو کہ بھن بھن سمے یعنے مختلف اوقات میں پیدا ہوتا ہے۔ انادی کے ساتھ کیسے دیدیا
کرتے ہیں۔ چاولوں کو حرکت جو ملتی ہے۔ وہ بھی اندر کی حرکت ہے۔ اور سرشٹی
کی حرکت بھی پرماتما اندر سے دیتے ہیں ؛

ودیارتھی جی۔ درشٹانت سب دیشوں میں نہیں ملتا۔ ایشور ایک ہے
اسمیں دو مختلف حرکات ہیں۔ ایشور ایک پدارتھ ہے۔ اگنی کے پرمانو مختلف ہوتے
ہیں۔ ودیہ کرم۔ بھاؤ کرم۔ وشے دھرم ملانے کے لئے دہان کا اُداہرن دیا گیا تھا ؛

سوامی جی - اِچھا (خواہش یا ارادہ) کرم کے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔ اسلئے اِدہر اُدہر جاتی ہے۔ اگنی میں ارادہ نہیں۔ اگنی ایک ہے۔ دو نہیں۔ جہاں وَیدہرم (اختلاف) نہ ہو۔ وہاں ویشمیہ یعنے کمی نہیں۔ جیو اور ایشور جاتی سے وبھو ہیں یعنے سب جگہ موجود ہیں۔ پرمانو بہت ہیں۔ مگر اگنی ایک ہے۔ وئیدہرم کا وشیہ ایک ہے۔ اسلئے ویشمیہ (کمی بیشی یا اختلاف) نہیں۔ حرکت دینے کا ایشور اور اگنی دونوں میں برابری ہے۔ حرکت یا تو اگنی سے آئیگی یا ایشور سے۔ اسلئے اگنی شبد برہم کے نام میں بھی آتا ہے۔ یا اگنی اور ایشور کے دہرم وشیہ یعنے مختلف ہیں۔ یہ کسی شاستر سے ثابت کیجئے ؛

اس کے بعد ۵ منٹ رہ گئے۔ بابو مٹھن لعل جی وکیل نے گورنمنٹ عالیہ کو دہنیہ باد دیا۔ جس کے شانتی مے راج یعنے زمانہ امن میں اتنے لوگوں کے جمع ہونے پر بھی خلل یا امن شکنی نہ ہوئی بعد حضور جارج پنجم کے لئے جیئے دئے اور بعد ازاں سبھاپتی نے دہنیہ باد دیتے ہوئے یہ کہا کہ پنڈت جی کہتے ہیں۔ کہ میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔ یہ جین دہرم اولمبی سبھاپتی ہونے کا نتیجہ ہے۔ ناظرین پڑہنے والے مہاشہ وچار سکیں گے۔ کہ معترض کے کونسے اعتراض لقایا رہ گئے جنکے جواب نہیں ملے۔ ایک ایک سوال کا جواب دو دو تین تین بار دیا گیا۔ اس پر بھی ہر دفعہ یہی کہا گیا۔ کہ "بھائیو! میرے پرشن کا جواب نہیں ملا"۔ اس کا تو علاج ہی نہیں۔ दुरवगमस्तीति वक्तव्यं (منہ ہے ہی بولنے کے لئے) جُڑنا اور الگ ہونا یہ حرکت کے دو پھل ہیں۔ سنیوگ اس کا ہی ہوگا۔ جس کا ویوگ ہوا ہو۔ اور ویوگ یعنے علیحدگی اُسکی ضرور ہی ہوگی جس کا سنیوگ یعنے ملاپ ہوا ہے۔ یہ معمولی بات بھی سمجھ میں نہ آوے۔ تو یہی کہنا پڑے گا کہ (सू[illegible] नूपवासम्) سو دیہ کا کیا قصور ؛

اِس شاستراتھ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ پنڈت درگا دت جی شاستری۔ اور پنڈت سمبھو دیال جی نے دوسرے ہی دن جین دہرم کو چھوڑ دیا۔ یعنے جین دہرم کا بھی تیاگ کر دیا۔ اس سے ہماری جین توبہ کا سنی

سبھا اور عام طور پر سب جین بھائیوں کا کھسیان پن یہاں تک بڑھا کہ جس کا ورنن کر نہیں سکتے ۔ شاید سوامی شنکر اچاریہ کے بعد جینی بھائیوں کو اتنا اُداسین بنانیوالا یہ پہلا ہی دن تھا ؎

• **سوامی جی** نے شاستراتھ جاری رکھنے کے لئے جین پنڈتوں سے بار بار انرودھ (تقاضہ) کیا ۔ مگر اونہوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ سنیاسی ہیں ۔ ہم گرہستی ہیں ۔ ہمیں پیٹ کا بھی فکر ہے ۔ شاستراتھ ہوتا ہوا جب نہ دیکھا ۔ تو سوامی جی مہاراج ایک دن ٹھیر کر پنجاب چلے گئے ۔ لیکن جس کارن سے ہمارے جینی بھائی کھسیا رہے تھے ۔ اونہوں نے میدان خالی دیکھہ پھر شاستراتھ کا چیلنج دیا ۔ اتفاق سے سکندرآباد گوروکل کے ادھیاپک شری پنڈت بگیہ دت جی شاستری یہاں آگئے ۔ اونہوں نے بیخوف ہوکر حوصلہ سے جین سبھا میں جاکر شاستراتھ کرنا منظور کرلیا اور رات کے ڈیڑھ ۱½ بجے تک سنسکرت میں شاستراتھ کرتے رہے ۔ اور پراتہ کال تک شاستراتھ کرنیکی طیاری دکھلائی ۔ مگر کرم درویہ ہے یا گن ۔ درویہ ہے تو اس کا گن کیا ہے ۔ شکھہ یا دکھہ دو مخالف صفات ایک درویہ میں نہیں ہو سکتے ۔ اگر گن ہیں تو کس درویہ کا ۔ اس پرشن پر سب جین پنڈت لاجواب ہو گئے ۔ تب سبھاپتی (میر مجلس) نے شاستراتھ بند کر دیا اس سے جینیوں کی کھسیان پن اور بھی بڑھ گئی ۔ پھر تحریری شاستراتھ کے لئے نوٹس بازی شروع ہوئی ۔ سوامی درشنانند جی پنجاب جاتے جاتے دہلی سے ہی لوٹا لئے گئے ۔ جینی بھائیوں کے کھسیان پن کو دیکھہ عام پبلک کی بھیڑ بھاڑ میں شاستراتھ کرنا مناسب نہ سمجھا گیا ۔ مگر جینی بھائی عام پبلک کی بھیڑ بھاڑ ہی میں شاستراتھ کرنے کا ہٹھ کرتے رہے ۔ عام پبلک کی بھیڑ بھاڑ میں اودھم دنگا (شور وشر) روکنے کے لئے جین لیڈروں سے انتظام کا بوجھ اپنے اوپر لینے کے لئے کہا گیا ۔ مگر اونہوں نے ذمہ داری منظور نہ کی ۔ ؎

آخر کار تاریخ ۱۱ر جولائی ۱۳ع کو شاستراتھ کے قواعد مقرر کرنیکے لئے دونوں طرف سے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جسمیں آریوں کی طرف سے شری یت بابو گوری شنکر جی بیرسٹر ایٹ لا۔ اور شری بابو مٹھن لعل جی بی۔ اے ایل ایل بی وکیل۔ اور جینی بھائیوں کی طرف سے شری یت سیٹھ تاراچند جی رئیس۔ شری یت بابو پیارے لعل جی رئیس نصیرآباد۔ اور شری یت سیٹھ چوتھمل جی۔ شری یت سیٹھ بنالعل جی بھینسا اجمیر تھے۔ مذکورہ کمیٹی نے ۱۱ بجے دن کے شرمیان بابو گوری شنکر جی بیرسٹر کی کوٹھی پر اکٹھے ہو اتفاق رائے سے یہ طے کیا کہ "شاستراتھ تحریری خط وکتابت یعنی پتر کے ذریعہ ہو اور دونوں اطراف سے اب اس شاستراتھ کے وشے میں نوٹس نہ چھاپے جاویں۔" تس پر بھی ۱۱ر جولائی کو جینیوں کی طرف سے ۲۰ سوال اس خیال سے چھپواکر شہر میں بٹوائے۔ کہ ہم (اٹاوہ نواسی) ایک دو دن بعد چلے ہی جاوینگے۔ اور ایک دو دن میں ۲۰ سوالوں کا جواب آریہ سماج کبھی بھی نہ دے سکینگے۔ لیکن جیوں ہی انکا پرشن پتر لینے والوں کا کاغذ ملا۔ فوراً ہی سوامی **درشنانند جی** مہاراج نے پرشنوں کا جواب لکھنا شروع کردیا۔ اور اسی دن یعنی ۱۱ر جولائی کو ہی ۲۴ صفحہ کی کتاب چھاپ کر شایع کردی۔ جس میں جینیوں کے ۲۰ سوالات کے جواب کے علاوہ ۲۰ سوال اپنی طرف سے جینیوں پر کردئیے۔ جن کا جواب آج ۲۰ر جولائی تک بھی نہیں آیا ہے ؛

کمیٹی کے قواعد کے موافق جین تتو پرکاشنی سبھا اٹاوہ کے ساتھ بذریعہ خط وکتابت شاستراتھ کیا جارہا ہے۔ جسکو موقعہ موقعہ پر دونوں فریق اپنے اپنے اخباروں میں شایع کرتے رہینگے ؛ اوم شم

کیا آپ امداد دینگے ۔ عرصہ دراز تک دنیا میں انہیں کا نام مشہور رہا ہے جنہوں نے اپنی دھارمک کمائی میں سے دان کر اوتم کتابیں چھپوائی ہیں۔ صدیاں پلٹ گئیں مگر نام انکا ویسے کا ویسا قایم ہے۔ اسلئے خود کتابیں اگر نہیں بنا سکتے۔ تو درشنانند ٹریکٹ پرچار فنڈ لاہور کے دفتر میں روپیہ بھیج کر اپنے نام سے ٹریکٹ کیوں نہیں چھپواتے۔ اس دھارمک طریقہ سے آپکا نام روشن ہوگا۔ دھرم کا پرچار ہوگا۔ کیا اب بھی آپ امداد نہ دینگے۔ منیجر

ورشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن لاہور کی نادر کتابیں

نام کتاب	قیمت
نیائے درشن اردو ترجمہ	۱۴ر
سانکھ درشن	۱۲ار
ویشیشک درشن مع اردو ترجمہ	۱۴ر
ویدانت درشن حصہ اول اردو ترجمہ	۱عہ
مجموعہ اپنشد مع اردو ترجمہ	۲ار
گوڑپاد آچاریہ کی کارکا کا اردو ترجمہ	۱عہ
تت ویتا رشی کی کتھا	۱ر
چنڈال چوکڑی ناول	۱ار
ست برتی مہانند ناول	۱ار
دہرم دیر ناول	۱عہ
کشنا چند ناول	۱ر
سیاحت آگرہ مع قرآن کی چھان بین	۱ار
وید اور انجیل	۱عہ
وید کی عظمت	۱ر
گو رکشا	۲ر

نام کتاب	قیمت
الیشور سدہی یا اپنتی	۳ر
الیشوپنشد کا اردو ترجمہ	۲ر
کین اوپنشد	۲ر
کٹھ "	۲ر
پرشن "	۲ر
منڈک "	۲ر
مانڈوکیہ "	۳ر
انجیل، دید، اپنشد	۳ر
گیتا، بھی، اردو	۴ر
نئی دیرانی تعلیم کا مقابلہ	۱ر
چانکیہ نیتی کا اردو ترجمہ	۳ر

مفت تقسیم کرنے والے شری سوامی ورشنانند کے بنائے نادر ٹریکٹ

نام کتاب	قیمت
الہام کی ضرورت	ر
بیوولا مسافر	ر
تنبیہ	ر
شہزادہ	ر
ادنیا کے چالاک	ار
الیشور چار	ر
الیشور سا...	ر

نام کتاب	قیمت
الیشور پوجا	ر
آتمک شکشا د نمبر	ر
ورن بیوستھا	ر
کرم بیوستھا	ر
مفت تعلیم	ر
علمائے عیسائی سے سوالات	ر
مسیحی مذہب کے عقاید پر عقلی نظر	ر
دیو سماج سے پرشن	ر
پاپ پن	ر
مادہ کی قدامت	ر
زیادہ پیار کون ہے	ر
رامائن سار	ر
ہم ہوشیار کیوں ہیں	ر
دہرم شکشا	ر
گوشت خوری	ر
خالص دہرم اور وید	ر
مہا انند پر اتری	ر

نام کتاب	قیمت
علاوہ انکے اور بہت سے نادر ٹریکٹ برائے تقسیم موجود ہیں	

مختلف مصنفوں کی نادر کتابیں

نام کتاب	قیمت
ستیارتھ پرکاش اردو	۱۴ر
" ہندی	۱۴ر
رگ وید بھاشیہ بھومکا	۱عہ
سنسکار ودھی	۱۲ار
کلیات آریہ مسافر	۱ر
رامائن مصنفہ	۱ر
مہابھارت اردو	۱ر
نادر صحیفہ	۱ر

علاوہ انکے اور سب قسم کی کتابیں۔ ناول، ناٹک، بھجن، سانگیت، وید منتر وغیرہ ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں

خط و کتابت کرنیکا پتہ
منیجر ورشنانند ٹریکٹ پرچارک مشن لاہور

1709
पु पनि
दयान